Regd. L. No 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

لاہور

روزنامہ

خطبہ نمبر

115

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱؍

یوم جمعہ ۸ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ۵ نبوت ۱۳۳۳ ہش ۵ نومبر ۱۹۵۴ء نمبر ۱۹۳

الجزائر میں قوم پرستوں اور فرانسیسی فوج کے درمیان گھمسان کی لڑائی

فرانسیسی ہوائی جہاز بہت نیچے پرواز کرکے قوم پرستوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسا رہے ہیں

الجزائر ۴ نومبر۔ الجزائر کے جنوب مشرق میں پچاس میل دور ایک پہاڑی مقام پر فرانسیسی اور قوم پرستوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ فرانسیسی فوج کے دو بکتر بند دستے آج اس علاقہ میں ایک شہر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ فرانسیسی ٹینک بھی آگے بڑھنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہوائی جہاز بہت نیچے پرواز کرکے قوم پرستوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلا رہے ہیں۔ تاہم قوم پرست جم کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد دو اور تین ہزار کے درمیان ہے۔ ان کے پاس چھوٹی چھوٹی توپیں بندوقیں اور ہلکے ٹرانسمیٹر ہیں۔ ایک فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ قوم پرستوں نے پچاس لاکھ ایکڑ رقبے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ فرانسیسی فوجوں کو کمک بھیجدی گئی ہے۔ فوجی حکام کی رائے ہے کہ پہاڑی علاقوں سے قوم پرستوں کے قدم اکھاڑنے کے لئے پہاڑوں میں لڑنے والی تربیت یافتہ فوج کے دو ڈویژنوں کی ضرورت ہے۔ فرانس کے ایک فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ الجزائر میں کھلی بغاوت ہو چکی ہے۔

ڈیموکریٹک پارٹی کو سینیٹ میں بھی اکثریت حاصل ہو گئی

واشنگٹن ۴ نومبر۔ امریکی کانگریس کے انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی کو سینیٹ میں بھی پورا کنٹرول حاصل ہو گیا ہے۔ ایوان نمائندگان میں ری پبلکن پارٹی کو ۲۰۳ اور ڈیموکریٹک پارٹی کو ۲۳۰ نشستیں حاصل ہوئی ہیں سینیٹ میں بھی ڈیموکریٹک پارٹی کو ۱ کی اکثریت حاصل ہے۔ اس کی ۹۶ نشستوں میں سے ۴۸ پر ڈیموکریٹک پارٹی کا قبضہ ہے۔ موجودہ حکومت کا نظم و نسق ری پبلکن پارٹی کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن کانگریس میں اکثریت ڈیموکریٹک پارٹی کو حاصل ہے۔ اس لئے اب تمام کمیٹیوں کی صدارت ڈیموکریٹک کو ملے گی۔ صدر آئزن ہاور نے جو ری پبلکن پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں کہا ہے کہ کانگریس میں ڈیموکریٹک کی اکثریت کی بنا پر امریکہ کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ امن کی کوششیں اس قدر اہم ہیں۔ کہ سیاست ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر خان صاحب وزیر مواصلات ہونگے

کراچی ۴ نومبر۔ نئے مرکزی وزیر ڈاکٹر خان صاحب کو مواصلات کا قلمدان وزارت سپرد کیا گیا ہے۔ آج ایک سرکاری گزٹ میں اس کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ سردار امیر اعظم خان کو مہاجرین و آباد کاری کا وزیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

پاکستانی بحریہ کا دستہ واپس کراچی پہنچ گیا

کراچی ۴ نومبر۔ پاکستانی بحریہ کے چھوٹے جنگی جہازوں کا جو دستہ مشرقی افریقہ کے ملکوں کے خیر سگالی کے دورہ پر گیا تھا آج واپس کراچی پہنچ گیا۔ بحریہ کا وہ دستہ جو مشرق وسطی کے دورہ پر ہے ریئر ایڈمرل چوہدری کی قیادت میں کل بیروت پہنچ گیا۔

وضاحت

لاہور ۴ نومبر حال ہی میں ایک اخبار نے یہ خبر شائع کی ہے کہ حکومت پنجاب نے حکومت پاکستان سے کپڑے پر سے کنٹرول ہٹانے سے متعلق سفارش کی تھی اس خبر میں کوئی صداقت نہیں دراصل حکومت پنجاب نے دھاگے پر سے کنٹرول ختم کرنے کی سفارش کی تھی۔

مصر کی فوجی عدالت اگلے ہفتے کام شروع کر دیگی

قاہرہ ۴ نومبر اخوان المسلمون کے گرفتار شدہ لیڈروں کے خلاف غداری کے مقدمات کی سماعت کے لئے جو خاص فوجی عدالت قائم کی گئی ہے۔ وہ اگلے ہفتہ سے اپنا کام شروع کر دے گی۔ سب سے پہلے محمد عبد اللطیف کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوگی۔ جس نے کرنل ناصر کو قتل کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

مہاجر ایم۔ ایل۔ اے صاحبان کی کانفرنس منسوخ

لاہور ۴ نومبر۔ چوہدری علی اکبر خاں وزیر تعلیم پنجاب نے پنجاب کے مہاجر ایم۔ ایل۔ اے صاحبان کو اپنے دفتر میں ۶ نومبر ۱۹۵۴ء کو صبح دس بجے آنے کی دعوت دی تھی۔ تاکہ مہاجرین سے متعلق کچھ تجاویز کو آخری صورت دے دی جائے۔ جو مرکزی حکومت کے وزیر بحالیات چوہدری محمد علی کو پیش کی جانی تھیں۔ موصوف کو ۵ نومبر کو لاہور پہنچنا تھا۔ لیکن چوہدری محمد علی نے پنجاب کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ اس لئے یہ کانفرنس بھی منسوخ کر دی گئی ہے۔

فقیر ایپی کے جانشین نے اپنے آپ کو حکومت سرحد کے حوالے کر دیا

بنوں ۴ نومبر آج فقیر ایپی کے سب سے بڑے دست راست خلیفہ مہر گل نے اپنے آپ کو بنوں کے ڈپٹی کمشنر کے حوالے کر دیا۔ خلیفہ مہر گل فقیر ایپی کے جانشین تھے۔ پاکستان بننے سے اٹھارہ سال پہلے سے صوبہ سرحد کے جنوبی علاقہ کے لوگ خلیفہ مہر گل کی سرگرمیوں کی وجہ سے ان سے بہت ڈرتے چلے آ رہے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے چار اور ساتھیوں نے بھی اپنے آپ کو ڈپٹی کمشنر بنوں کے حوالے کیا۔ چونکہ خلیفہ مہر گل پڑھے لکھے نہیں۔ اس لئے ایک کانسٹیبل نے ان کا بیان قلم بند کیا۔ جو انہیں بعد میں پڑھ کر سنایا گیا۔ خلیفہ مہر گل نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ پاکستان کے وفادار رہیں گے۔ اور حکومت کی ہر طرح امداد کریں گے۔ اس کے بعد گورنر سرحد کی طرف سے ایک فرمان پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ انہیں معافی دے دی گئی ہے۔ اور ان کے گزارہ کے لئے مناسب خرچ بھی دیا جائے گا۔ اب تک فقیر ایپی کے گروہ کے ستر اشخاص اپنے آپ کو حکومت کے سپرد کر چکے ہیں۔

مسٹر محمد علی کی دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت

کراچی ۴ نومبر۔ آج کراچی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی اس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ جو جنوری ۱۹۵۵ء کی ۳۱ تاریخ کو لنڈن میں ہونے والی ہے۔ اس کانفرنس میں بین الاقوامی حالات پر غور کیا جائے گا۔ جو ملکہ الزبتھ کی تاجپوشی کے بعد ہونے والی دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے بعد سے لے کر اب تک پیش آئے۔ آج لنڈن میں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس کانفرنس میں معاہدہ منیلا اور ہنگامی حالت میں مشترکہ دفاعی اقدامات کے متعلق بھی بات چیت ہوگی۔

فارس الخوری پر اظہار اعتماد

دمشق ۴ نومبر۔ شام کے نئے وزیر اعظم فارس الخوری پر شامی پارلیمنٹ نے آٹھ گھنٹہ کے طویل اجلاس کے بعد اعتماد کا ووٹ منظور کر لیا۔ شامی پارلیمنٹ کی تاریخ میں اتنا طویل اجلاس آج تک نہیں ہوا تھا۔ فارس الخوری کی حمایت میں ۸۴ اور مخالفت میں ۴۸ ووٹ آئے۔

بیت المقدس کی حیثیت کے متعلق امریکی رویہ میں تبدیلی نہیں ہوئی

واشنگٹن ۴ نومبر۔ امریکی محکمہ خارجہ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ بیت المقدس کی حیثیت کے متعلق امریکی رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور اس کے سفارت خانہ کے دفاتر بدستور تل ابیب میں رہیں گے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور عرب ملکوں کے سفیروں کی ملاقات کے بعد یہ اعلان کیا گیا۔

چیچہ وطنی کا پُل کھول دیا گیا

لاہور ۴ نومبر۔ چیچہ وطنی کے مقام پر کشتیوں کا جو پُل تیار کیا گیا ہے۔ اسے اب آمد و رفت کے لئے کھول دیا گیا ہے۔

ہندی مسلمان مرد ہو۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلوڈ [illegible]

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

خطبہ جمعہ

ابھی خدشات باقی ہیں اس لئے تم دعاؤں میں لگے رہو تا خدا تعالیٰ اسلام کو ہر قسم کے دشمنوں سے محفوظ رکھے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ
خطبہ نویس:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ سب ملکر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ پاکستان کو ان مصائب سے جو اس کے سامنے آ رہے ہیں محفوظ رکھے۔ گو خطبہ میں تو یہ فقرہ نہیں چھپا لیکن میں نے کہا تھا کہ اگر تمہارا خدا چاہے تو

تین دن کے اندر اندر

ان لوگوں کی طاقت کو توڑ دے۔ اور برسر اقتدار لوگ جو اس وقت شرارت کر رہے ہیں۔ ان کے فتنہ سے ملک کو بچا لے۔ خدا کی قدرت دیکھو جمعہ کو میں نے یہ الفاظ کہے۔ اور اتوار کو گورنر جنرل نے دستور ساز اسمبلی توڑ دی۔ اور نئی وزارت بنانے کے لئے مسٹر محمد علی کو دعوت دے دی۔ گویا خطبہ پر پورے تین دن بھی نہیں گزرے تھے کہ وہ خطرات جو پاکستان کو پیش آ رہے تھے عارضی طور پر ٹل گئے۔ عارضی طور پر میں نے اس لئے کہا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا کہ اس عارضی انتظام سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ بہرحال جو کچھ واقع ہوا ہے اس سے معلوم ہو گیا ہے کہ ہماری دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ خطرات ایک وقت تک ٹل گئے ہیں۔ اور آئندہ کا علم خدا تعالےٰ کو ہے۔ وہی جانتا ہے۔ کہ آئندہ کیا ہوگا۔ انسان تو حاضر کو دیکھتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ باوجود اس کے کہ ہم میں کوئی طاقت نہیں۔ ہماری کوئی حیثیت نہیں۔ ہماری

دعاؤں کے نتیجہ میں

حاضر کو بدل سکتا ہے۔ تو اگر ہم دعائیں جاری رکھیں۔ تو وہ مستقبل کو بھی اچھا بنا سکتا ہے حاضر کو بدلنا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ لیکن مستقبل کے بدلنے میں چونکہ کچھ وقت مل جاتا ہے۔ اس لئے یہ کام بظاہر آسان ہوتا ہے:۔

میں سمجھتا ہوں کہ آخری ایام میں

دستور ساز اسمبلی

ایک کھیل بن کر رہ گئی تھی۔ اور بعض قوانین تو اتنی جلدی جلدی پاس کئے گئے تھے۔ کہ ان کا دستور ساز اسمبلی کے اکثر ممبروں اور گورنمنٹ کے افسروں کو بھی پتہ نہیں لگا۔ مثلاً دستور ساز اسمبلی نے ایک فیصلہ یہ کیا تھا کہ گورنر جنرل کے سب

خصوصی اختیارات

سلب کر لینے چاہئیں۔ اسے کوئی اختیار حاصل نہ ہو۔ وہ محض رسمی طور پر گورنر جنرل ہو۔ مسٹر اے کے بروہی جو قانون کے وزیر تھے۔ اور اسمبلی کے انچارج تھے۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ مجھے بھی پتہ نہیں لگا۔ کہ یہ قانون کب پاس کر لیا گیا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ آخری ایام میں بعض فیصلے افراتفری میں کئے گئے تھے۔ تاکہ نئی اسمبلی کے آنے سے پہلے پہلے ایسے تغیرات پیدا کر دیئے جائیں۔ کہ دوسری پارٹی سے مقابلہ کیا جا سکے۔

اب موجودہ حالت میں ایک تغیر تو یہ نظر آتا ہے۔ کہ مرکزی کابینہ میں ایسے آدمی آ گئے آ گئے ہیں۔ جو اگرچہ لیگ کے ممبر تو نہیں۔ لیکن کسی نہ کسی رنگ میں انہوں نے ملک کی خدمت کی ہے۔ مثلاً آج ہی حکومت کا یہ اعلان اخبارات میں چھپا ہے۔ کہ

سرحد کے سرخپوش لیڈر

ڈاکٹر خان صاحب کو وزارت میں لے لیا گیا ہے کسی گزشتہ جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں میں نے اس بات کا ذکر کیا تھا۔ کہ میں پشاور کے سفر میں ڈاکٹر خان صاحب سے ملا۔ اور ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو کی۔ اور تقریر میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا۔ کہ اس گفتگو کا جو اثر مجھ پر ہوا وہ یہی تھا۔ کہ آپ

اسلام اور وطن کے خیر خواہ

ہیں۔ وہ پکے مسلمان جو چاہیں۔ ان کے متعلق خیال کریں۔ مگر جہاں تک ان کا سوال ہے۔ وہ ان کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ سرکاری اعلان میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انہیں نئی کابینہ میں لے لیا گیا ہے اور شاید ابھی دوسری پارٹیوں کے نمائندے بھی مرکزی کابینہ میں لئے جائیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسے سامان پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کہ جن کے ذریعہ وہ مسلمانوں کو ان خطرات سے بچا لے۔ جو انہیں آئندہ پیش آنے والے ہیں۔

ذاتی طور پر میری تو یہی رائے تھی کہ مسلم لیگ کو جس نے پاکستان کو حاصل کرنے میں نمایاں کام کیا ہے۔ کچھ مدت کام کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ وہ اپنے اس

کام کی تکمیل

کر سکے۔ جس کے کرنے میں اس نے بہت سی قربانیاں کی تھیں۔ لیکن اس بات کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ لیگ کے وہ ممبر جنہوں نے پاکستان کے لئے قربانیاں کی تھیں۔ ان میں سے ایک حصہ اب مسلم لیگ سے نکل گیا ہے۔ یا انہیں باہر نکال دیا گیا ہے۔ اور موجودہ مسلم لیگ کچھ تو ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جنہوں نے پاکستان کے لئے قربانیاں کی تھیں۔ اور کچھ ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جنہوں نے قربانیاں تو نہیں کی تھیں۔ ہاں بعد میں عزت کے لئے شامل ہو گئے تھے۔ مسلم لیگ سے ان لوگوں کا نکل جانا جنہوں نے

ملک کی خاطر قربانیاں

کی تھیں۔ ایک ایسی چیز ہے۔ جو دل میں افسوس پیدا کرتی ہے۔ پھر موجودہ ممبروں میں سے بعض سے ایسی حرکات سرزد ہوئی ہیں۔ جو تکلیف دینے والی ہیں مثلاً مسلم لیگ کے ایک ممبر چوہدری

حیثیت کے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے ایک دورہ پر باہر گئے۔ اور اس جگہ انہوں نے تین چار تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے نزدیک احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں۔ اگر ہمیں طاقت ملے۔ تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ ورنہ ہم انہیں اقلیت ضرور قرار دے دیں گے۔ گویا وہ حکومت جس نے اس قسم کی تقاریر کو

فتنہ و فساد کا موجب

قرار دیا۔ اور فسادات کی تحقیقات کے لئے ایک کورٹ آف انکوائری مقرر کی۔ جس نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اگر اس قسم کی تقاریر ہوتی رہیں تو حکومت زیادہ دیر تک چل نہیں سکتی۔ اس قسم کی تقاریر حکومت کی جڑوں پر تبر رکھنے کی مصداق ہیں۔ اس حکومت کا ایک نمائندہ باہر جاتا ہے۔ اور اس قسم کی تقاریر کرتا ہے۔ اس غیر ملک کی حکومت نے اس کے خلاف

تحقیقات کا حکم

دیا۔ استنے میں وہ پاکستان آ گیا۔ اور اس طرح اس کی جان بچ گئی۔ بہرحال اس نے فتنہ پیدا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ہماری مقامی جماعت نے عقلمندی سے کام لیا۔ کہ جب پولیس نے کارروائی شروع کی۔ اور احمدیوں سے پوچھا کہ اگر وہ چاہیں تو مقامی غیر احمدی معززین کی ضمانتیں لے لی جائیں۔ تو انہوں نے کہا کہ مقامی لوگوں کا کیا قصور ہے۔ انہوں نے

غیر حکومت کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے

اس کا ادب اور احترام کیا تھا۔ انہیں کیا پتہ تھا کہ یہ شخص اپنی تقریر میں کیا کہنے والا ہے۔ جماعت کے اس رویہ کا دوسرے مسلمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ احمدیوں نے بہت اچھا نمونہ دکھایا ہے:۔

پھر انہی ایام میں جب لیگ کنونشن ہونے والی تھی۔ لیگ کے ایک ممبر کی طرف سے یہ ریزولیوشن پیش ہوا۔ اگرچہ کنونیشن نہ ہوئی۔ اور وہ ریزولیوشن بھی پیش نہ ہوا۔ تاہم اس نے اپنی طرف سے یہ تحریک کردی تھی۔ کہ لیگ کے ممبر اسمبلی میں پاس کردیں۔ کہ ملک میں دوسری شادی ممنوع قرار دے دی جائے۔ اور یہ قاعدہ بنا دیا جائے کہ

مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر

کوئی شخص دوسری شادی نہ کرسکے۔ یہ قانون اس قسم کا ہے۔ کہ سوائے امریکہ کے کسی ملک میں بھی رائج نہیں۔ امریکہ میں دوسری شادی ممنوع ہے۔ لیکن دوسری جگہوں پر ایسا نہیں۔ مثلاً انگلستان ہے۔ وہاں یہ قانون ہے۔ کہ پادری دوسری شادی نہیں کرسکتے۔ چنانچہ جب کوئی دوسری شادی کے لئے پادری کے پاس آئے گا۔ تو وہ اس سے انکار کردے گا۔ اور پادری کے انکار کی وجہ سے وہ شادی گورنمنٹ تسلیم نہیں کرے گی۔ اسی طرح رجسٹریشن کا محکمہ ہے۔ وہ دوسری شادی کی رجسٹریشن سے انکار کردے گا۔ اس لئے وہ شادی قانونی شادی نہیں کہلائیگی۔ لیکن اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ عیسائیوں پر اس قانون کا اطلاق ہوگا۔ دوسروں پر نہیں۔ اگر کوئی دوسری شادی اسلامی یا ہندو طریق پر کرلے۔ تو حکومت کہے گی۔ کہ ہم دوسری بیوی کو قانونی طور پر بیوی تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن یہ کہ شروع سے ہی دوسری شادی نہ کی جائے۔ اس میں وہ روک نہیں بنے گی چنانچہ وہاں غیر مذاہب کے لوگ دوسری شادیاں کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ شادیاں قانونی شادیاں نہیں ہوتیں۔ اس لئے وہ اپنی زندگی میں جائیداد کا ایک حصہ دوسری بیوی کے لئے وقف کردیتے ہیں۔ حکومت صرف یہ کہہ دیتی ہے۔ کہ ہمارے ہاں یہ شادی شادی شمار نہیں ہوگی۔ یہ نہیں کہے گی۔ کہ اپنے مذہب کے مطابق دوسری شادی کرنا جرم ہے۔ وہ اسے شادی تسلیم نہیں کرے گی۔ اور اگر خاوند اس بیوی کے لئے اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں ہی وقف کردے۔ تو وہ اس سے منع نہیں کرے گی۔ لیکن اس قسم کا مسودہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ میں پیش ہونا اور پھر ایک مسلمان ممبر کی طرف سے پیش ہونا درحقیقت

مذمت کا ووٹ

تھا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف جن کی گیارہ بیویاں تھیں۔ یہ مذمت کا ووٹ تھا حضرت ابوبکرؓ کے خلاف جن کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ یہ مذمت کا ووٹ تھا حضرت عمرؓ کے خلاف۔ جن کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ یہ مذمت کا ووٹ تھا حضرت عثمان رضؓ کے خلاف۔ جن کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ یہ مذمت کا ووٹ تھا حضرت امام حسنؓ کے خلاف جن کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ گویا جن لوگوں پر اسلام کی بنیاد تھی۔ ان کے خلاف یہ مذمت کا ووٹ تھا۔ پھر اس زمانہ سے لے کر اب تک جتنے بزرگ اسلام میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف بھی یہ مذمت کا ووٹ تھا۔ کیونکہ

۱۱۵

حقیقت یہ ہے

کہ جتنے اولیاء اسلام میں گذرے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی بیویاں ایک سے زیادہ تھیں۔ امریکہ اس قسم کے قانون کو جاری کرنے میں معذور تھا۔ کیونکہ وہاں کی حکومت اسلامی حکومت نہیں۔ لیکن یہ کتنی شرمناک بات ہے۔ کہ ایک اسلامی مجلس میں ایک مسلمان کے منہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف۔ آپؐ کے خلفاء کے خلاف۔ آپؐ کے نواسے کے خلاف اور آپؐ کی امت کے

اولیاء کرام کے خلاف

اس قسم کی بے حیائی کے کلمات نکلیں۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ یہ قانون پہلے زمانہ میں تو بُرا نہیں تھا۔ لیکن اب بُرا ہوگیا ہے شریعت بدلتی نہیں۔ یہ تو ہوسکتا ہے۔ کہ ایک چیز پہلے وقتی طور پر کسی مصلحت کے ماتحت جائز ہو۔ پھر خدا تعالے نے اس سے منع کردیا ہو۔ لیکن یہ بات بالکل نئی ہے۔ کہ خدا تعالے نے تو ایک چیز کو جائز قرار دیا ہو۔ لیکن ۱۳۰۰ سال کے بعد ایک مسلمان یہ کہے۔ کہ اب وہ بات جائز نہیں۔ یہ ویسی ہی بات ہے۔ جیسے مشہور ہے۔ کہ کوئی جاہل پٹھان تھا۔ اس نے فقہ پڑھی ہوئی تھی۔ پٹھانوں میں بالعموم کنز پڑھائی جاتی ہے۔ اور

فقہ کا عام رواج

ہے۔ اس پٹھان نے بھی کنز پڑھی ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے حدیث پڑھنی شروع کردی۔ ایک دن یہ حدیث آگئی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ حضرت امام حسن رضؓ روئے۔ اور آپؐ نے انہیں گود میں اٹھالیا۔ اور جب سجدہ کرنے لگے۔ تو انہیں نیچے بٹھا دیا۔ حنفی فقہ کے لحاظ سے اگر نماز میں کوئی بڑی حرکت واقع ہو۔ تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ چنانچہ یہ حدیث پڑھتے ہی وہ پٹھان بجائے یہ کہنے کے کہ کنز والے سے غلطی ہوگئی ہے۔ اصل میں مسئلہ اس طرح ہے۔ اپنی کم عقلی کی وجہ سے کہنے لگا۔ کہ خو محمدؐ صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ گویا شریعت کنز والے نے بنائی تھی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل نہیں ہوئی تھی۔

یہی حال اس مسلمان ممبر کا ہے۔ جس نے

دوسری شادی کی ممانعت

کا ریزولیوشن پیش کیا۔ گویا نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حقوق مستورات کو نہ سمجھتے تھے۔ نعوذ باللہ حضرت ابوبکرؓ کم عقل تھے۔ حضرت عثمان رضؓ کم عقل تھے۔ حضرت امام حسنؓ کم عقل تھے۔ جنہوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ پھر اس کے نزدیک اولیائے امت کا اکثر حصہ کم عقل تھا۔ جن کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ عقلمند صرف وہ مسلمان ممبر تھا۔ جس نے شاید کبھی نماز بھی نہ پڑھی ہو۔ ہمارے لئے تو یہی بڑی مصیبت تھی۔ کہ غیر مسلم

اسلام کے خلاف حملہ

کررہے ہیں۔ اور ہم ان کا مقابلہ کررہے ہیں۔ اب یہ دوسری مصیبت آن پڑی۔ کہ اسلامی حکومت کے قیام کے بعد خود بعض مسلمان کہلانے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حملہ کرنے لگ گئے۔ حالانکہ کثرت ازدواج کا مسئلہ اپنے اندر بڑی بھاری حکمت رکھتا ہے۔ اور مسلمانوں نے اس حکمت کو نہ سمجھ کر بہت بڑا نقصان اٹھایا ہے۔ اور اگر اب بھی انہوں نے اس کی حکمت کو نہ سمجھا۔ تو وہ اور بھی زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں تزوّجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم۔ تم ایسی عورتوں سے شادیاں کرو۔ جو محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی ہوں کیونکہ میں قیامت کے دن تمہارے ذریعہ سے دوسری امتوں پر فخر کرنے والا ہوں۔ اور ان کے مقابلہ پر اپنی امت کی کثرت کو پیش کرنے والا ہوں۔ اب یہ اسی طرح ہوسکتا ہے۔ کہ اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے۔ اور اس کی دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ اول یہ کہ تبلیغ کی جائے۔ دوسرے یہ کہ کثرت ازدواج پر عمل کیا جائے۔ اگر ہر مسلمان مرد کی چار چار بیویاں ہوں۔ اور ہر بیوی سے چار چار بچے ہوں۔ تو وہ مرنے کے بعد

مسلمانوں کی تعداد سولہ گنے

کر جائے گا۔ اور اگر ½ حصہ آبادی کی بھی ایک سے زیادہ شادی ہو۔ تو ہر نسل کے بعد مسلم آبادی چار گنی ہوجائے گی۔ پھر تبلیغ کی جائے۔ اور دوسرے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا جائے۔ تو آبادی اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر مسلمان اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرتے۔ تو آج ان کی اتنی کثرت ہوتی۔ کہ کوئی ان پر ہاتھ نہ ڈال سکتا۔

جس زمانہ میں صوبہ بہار میں

مسلمانوں کا قتل عام

ہوا ہے۔ اس وقت قائد اعظم نے چندہ کی اپیل کی۔ اور ہماری جماعت نے اپنی نسبت کے لحاظ سے اس چندہ میں بہت زیادہ حصہ لیا۔ اور قائد اعظم نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ جماعت کی طرف سے طبی وفود بھی بھیجے گئے۔ اس سے وہاں کے مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی فرقہ ان کی رہنمائی کرسکتا ہے۔ تو وہ احمدی ہی ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ایک شخص قادیان آیا۔ اور مجھ سے ملا۔ اور اس نے کہا۔ میں بہار سے آیا ہوں۔ جو مصیبت ہم پر آئی ہے اس کے متعلق آپ نے اخبارات میں پڑھا ہی ہوگا۔ میں نے کہا ہاں پڑھا ہے۔ اس نے کہا۔ میں آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ کہ اب ہم کیا کریں۔ میں نے دریافت کیا۔ کیا آپ احمدی ہیں۔ اس نے کہا نہیں میں نے کہا۔ پھر آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں۔ اس نے کہا۔ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں۔ کہ ہمیں اعتماد ہے۔ کہ آپ جو رائے بھی ہمیں دیں گے۔ وہ درست ہوگی۔ میں نے کہا۔ میں نے اپنے پاس سے تو رائے دینی نہیں۔ میں نے تو جو رائے دینی ہے

قرآن کریم اور حدیث کی رو سے

دینی ہے۔ میں نے پہلے بھی ایک مشورہ دیا تھا۔ لیکن آپ لوگوں نے نہیں مانا۔ ۲۳ء میں جب ملکانہ میں ارتداد شروع ہوا۔ تو اس وقت میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ مسلمانو۔ تبلیغ کرو۔ تا تمہاری تعداد زیادہ ہو۔ اور تا اسلام کی تعلیم تمام دنیا میں پھیل جائے۔ لیکن آپ لوگوں نے میری بات نہ مانی اور رات دن اسی میں مشغول رہے۔ کہ احمدیوں کو کافر قرار دیا جائے۔ بے شک ہماری جماعت تبلیغ کرتی تھی۔ مگر اس کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ دوسرے مسلمانوں نے اس نیک کام میں اس کی مدد نہ کی۔ بلکہ دوسرے مولوی تو یہاں تک کہتے تھے۔ کہ تم بے شک دہریہ ہوجاؤ۔ آریہ بن جاؤ۔ لیکن احمدیت میں داخل نہ ہونا۔ اگر آپ لوگ اس وقت ہمارے ساتھ تعاون کرتے۔ ہم بھی تبلیغ کرتے۔ اور آپ بھی تبلیغ کرتے۔ تو آج تک لاکھوں لوگ اسلام میں داخل ہوچکے ہوتے۔ اور کروڑوں لوگوں کو

اسلام کی خوبیوں کا علم

ہوجاتا۔ یہ پہلی بات تھی۔ جو میں نے بتائی۔ لیکن آپ لوگوں نے نہ مانی۔ اب ۲۳ سال کے بعد بہار میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا ہے۔ میں اب ایک اور علاج بتاتا ہوں۔ لیکن تم نے پھر بھی میری بات نہیں ماننی۔ وہ کہنے لگا بتایئے۔ میں نے کہا۔ تمہارے علاقہ میں ۲۰، ۲۵ فی صدی اچھوت ہیں۔ ان کی مالی حالت نہایت گری ہوئی ہے۔ یہاں سے سکھ لوگ جاتے ہیں۔ اور وہ ان کی لڑکیوں کو بیاہ لاتے ہیں۔ وہ

قوم یا مذہب

نہیں دیکھتے۔ وہ اپنی لڑکیاں صرف اس لئے بیاہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اچھا کھائیں گی اچھا پہنیں گی۔ گورنمنٹ کا اندازہ ہے کہ ہر سال پانچ چھ ہزار لڑکیاں وہاں سے سکھ بیاہ لاتے ہیں۔ بہار میں چودہ فیصدی مسلمان ہیں۔ اگر ان میں سے نصف مرد ہوں تو سات فی صدی مسلمان مرد ہوئے۔

میں کہتا ہوں۔ تم اس تعداد کو اور بھی کم کر لو۔ تم انہیں پانچ فی صدی سمجھ لو۔ اگر تم عیاشی کے لئے نہیں۔ کسی دنیوی خواہش کے لئے نہیں۔ بلکہ محض خدا تعالےٰ اور اسلام کی خاطر

ایک سے زیادہ شادیاں کرو

تو تمہاری تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی۔ مثلاً اگر تم میں سے ہر مرد تین تین شادیاں کرے۔ تو ایک ہی نسل ہی تمہاری آبادی پانچ فی صدی سے پندرہ فی صدی ہو جائے گی۔ گویا پہلے اگر تم چودہ فیصدی تھے۔ تو اب تم ۲۹ فیصدی ہو جاؤ گے۔ پھر آگے جو اولاد ہو گی۔ وہ بھی شادی کرے گی۔ ہمارے ملک میں بالعموم ایک سال میں ایک فی صدی نسل بڑھتی ہے اسی طرح تمہاری نسل چار فی صدی بڑھے گی پھر اگر تمہاری اولاد اسی اصول پر عمل کرے۔ تو تم دو نسلوں میں ۵۰ فی صدی ہو جاؤ گے لیکن میں نے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تم لوگوں نے میری اس نصیحت پر عمل نہیں کرنا۔ اس لئے کہ اس وقت خود تم میں اسلام اور محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے محبت نہیں رہی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی باتیں جو حکمت سے پُر تھیں تم انہیں محض یورپ کی نقل میں ترک کر رہے ہو۔ پچھلی جنگ عظیم کے بعد میں نے بعض جرمن مصنفین کی کتب پڑھیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ یہ مسئلہ اب قابل غور ہے۔ کہ لوگ ایک سے زیادہ شادیاں کریں ورنہ ہماری قوم کی نسل ختم ہو جائے گی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد تو حالات پہلے سے بھی زیادہ نازک ہو گئے تھے۔ غرض

تبلیغ اور کثرت ازدواج

ایسے اہم مسائل ہیں کہ اگر مسلمان ان پر عمل کرتے تو خوردبین لگا کر بھی کوئی غیر مسلم نظر نہ آتا لیکن مسلمانوں نے تبلیغ کے عظیم الشان حکم کو بھی چھوڑا۔ اور کثرت ازدواج کے متعلق جو حکم دیا گیا تھا۔ اس پر بھی عمل پیرا نہ ہوئے وہ شخص کہنے لگا۔ ہم لوگ تو غریب ہیں اگر ہم کثرت ازدواج کے حکم پر عمل کریں گے اور زیادہ اولاد پیدا کریں گے۔ تو ہم بھوکے مر جائیں گے۔ ہم تو پہلے ہی بھوکوں مر رہے ہیں۔ ہماری اولاد کہاں سے کھائے گی۔ میں نے کہا۔ یہاں قانون قدرت تمہاری مدد کرے گا۔ دنیا میں جتنی بغاوتیں ہوئیں ہیں۔ وہ مالداروں نے نہیں کیں غرباء نے کی ہیں۔ مالداروں نے یوں کوئی جتھہ بنا لیا ہو تو اور بات ہے۔ عام بغاوت کبھی ان کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ (جیسے ہمارے ملک میں اسلامی جماعت ہے۔ محض بعض

مفادات کے حصول کی خاطر

اس نے ایک جتھہ بنا لیا ہے۔ یہ ایک استثنائی اور بناوٹی صورت ہے پس امراء کی وجہ سے کسی ملک میں بغاوت کی عام آگ نہیں لگی۔ جب بھی کسی ملک میں بغاوت کی آگ لگی ہے۔ بھوکوں سے لگی ہے۔ فرانس کی تاریخ پڑھ لو۔ جب وہاں بغاوت ہوئی ہے۔ غرباء اور بھوکوں کی وجہ سے ہی ہوئی ہے۔ عوام بادشاہ کے خلاف اٹھے، وہ فاقہ زدہ تھے۔ ان کی مالی حالت بالکل گر چکی تھی۔ انہوں نے جوش میں آکر قصر شاہی کے سامنے مظاہرہ کیا۔ امراء اپنی حالت میں مست تھے۔ انہیں غرباء کی زبوں حالی کا احساس تک نہیں تھا۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ جس طرح ہم بے فکر ہیں۔ اسی طرح دوسرے لوگ بھی ہوں گے۔ حالانکہ غرباء فاقے کر رہے تھے۔ چنانچہ وہ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے۔ اور

قصر شاہی کے دروازہ کے سامنے

جا کر انہوں نے فرانسیسی زبان میں روٹی روٹی کا نعرہ لگایا۔ ملکہ محل سے باہر گئی ہوئی تھی۔ جب وہ واپس لوٹی۔ اور اس نے ہجوم کو دیکھا تو اس نے دریافت کیا۔ کہ یہ کیسا ہجوم ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ

فاقہ زدہ لوگ

ہیں۔ اور روٹی روٹی پکار رہے ہیں۔ تاریخ میں یہ واقعہ آتا ہے۔ اور لوگ اسے پڑھ کر ہنستے ہیں۔ کہ وہ ملکہ کس قدر احمق تھی۔ اس نے کہا۔ اگر ان لوگوں کو روٹی نہیں ملتی۔ تو کیک کھا لیں۔ اس احمق کو یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ جس شخص کو روٹی نہیں ملتی۔ اسے کیک تو کسی صورت میں نہیں مل سکتے غرض فرانس میں جو بغاوت ہوئی۔ وہ غرباء نے ہی کی تھی۔ روس میں جو بغاوت ہوئی۔ اور جس کے نتیجہ میں بالشوازم قائم ہوئی وہ بھی غرباء ہی کے ذریعہ سے ہوئی۔ پھر جرمنی میں بغاوت ہوئی۔ یہ بھی غرباء نے ہی کی تھی۔ اگر عوام کی حالت خراب نہ ہوتی۔ تو ہٹلر کسی صورت میں بھی ترقی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے لوگوں کو بتایا کہ حکومت اور امراء تمہارا خون چوس رہے ہیں۔ وہ تمہارے ہمدرد نہیں ہیں۔ اس طرح وہ اس کے ہاتھ پر جمع ہو گئے اسلئے اس نے اپنی پارٹی کا نام نیشنل سوشلسٹ رکھا۔ پھر اٹلی میں مسولینی آیا۔ وہ بھی پہلے سوشلسٹ تھا اس نے اپنے نظام میں یہ چیز رکھی کہ ملک میں جو مزدوروں اور پیشہ وروں کی انجمنیں تھیں ان سے حکومت کا انتخاب کرایا۔

غرض جب بھی کسی ملک میں عام بغاوت ہوتی ہے وہ بھوکوں سے ہوتی ہے۔ میں نے اس شخص سے کہا تمہارے لئے خدا تعالےٰ نے یہ رستہ کھلا رکھا ہے جب تمہارے بچے بھوکے مریں گے۔ تو وہ دولت پر قابض

لوگوں کے خلاف بغاوت کر دیں گے۔ تم انہیں بھوکے مرنے دو کیونکہ اسی میں تمہاری نجات ہے۔ تم اپنی نسل بڑھاتے جاؤ۔ جب تمہاری اولاد بھوکوں مرے گی تو خود اٹھے گی۔ اور حکومت پر قبضہ کرے گی۔ لیکن میری ان باتوں کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ شاید یہ سمجھا۔ کہ میں تو انہیں عقلمند سمجھ کر آیا تھا۔ لیکن انہوں نے تو ملاؤں والی باتیں شروع کر دی ہیں۔ اور قرآن اور حدیث کو پیش کرنا شروع کر دیا ہے آج تو یہ زمانہ تھا کہ گاندھی جی کی تعلیم اور فلسفہ کو پیش کیا جاتا۔ یوروپین تہذیب اور تعلیم کو پیش کیا جاتا۔ مگر یہ تو کہیں کے کہیں چلے گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ

مسلمانوں کی ترقی کا راز

انہی دو چیزوں میں مضمر ہے کہ تبلیغ کی جائے اور کثرت ازدواج سے اولاد کو بڑھایا جائے۔ تبلیغ سے ایک یہ فائدہ بھی ہوگا۔ کہ مسلمان اپنی اصلاح کریں گے۔ کیونکہ جب وہ دوسرے لوگوں کے پاس جائیں گے۔ اور انہیں اسلام کی دعوت دینگے تو وہ ان کی حالت کو دیکھ کر یہ کہیں گے کہ تم خود نماز نہیں پڑھتے۔ تم خود حج نہیں کرتے۔ تم خود زکوٰۃ نہیں دیتے۔ تم خود غرباء اور مساکین کا خیال نہیں رکھتے۔ پھر تم ہمیں یہ تعلیم کس طرح دیتے ہو۔ اس پر تبلیغ کرنے والا شرمندہ ہوگا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ پھر

تبلیغ کے نتیجہ میں

یہ بات لازمی ہے کہ دوسرے لوگ اسلام میں داخل ہوں گے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی تعداد بڑھے گی۔ اور کثرت ازدواج سے تعداد اور بھی بڑھے گی۔ پھر یہ بھی ایک قانون ہے کہ جب کوئی قوم بڑھنا شروع کرتی ہے۔ تو دوسری قوم کی تعداد خود بخود کم ہونا شروع ہو جاتی ہے امریکہ میں یوروپین گئے تو ان لوگوں کی آبادی روز بروز بڑھتی گئی۔ اور ریڈ انڈینز جو پہلے لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ ان کی نسل ختم ہونے لگی۔ پہلے وہ لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ اور اب ان کی کل تعداد اندازاً دس ہزار ہے۔ آسٹریلیا میں بھی یہی ہوا۔ تاریخ سے ہمیں کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا کہ حکومت نے پرانے باشندوں کو قتل کر کے ختم کیا ہو۔ لیکن آجکل وہ صرف چند درجن کی تعداد میں ہیں۔ غرض جب کوئی قوم بڑھنا شروع کر دیتی ہے۔ تو دوسری قوم پر نفسیاتی اثر پڑتا ہے کہ اب ہم مرے اور واقعہ میں ان کی نسل کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ پس اگر مسلمانوں کی تعداد بڑھیگی تو قانون قدرت کے ماتحت جو ہر جگہ چل رہا ہے اور ہر ملک میں اس کا اثر نظر آتا ہے اور اس میں کوئی اختلاف نظر نہیں آتا۔ دوسری اقوام کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی۔ ہم نے دنیا میں کہیں نہیں دیکھا کہ دونوں مخالف کیمپ ہوں اور پھر دونوں کی نسل بڑھ رہی ہو۔ جب بھی کہیں دو مخالف کیمپ ہوں گے ان میں سے ایک کی تعداد بڑھے گی، تو دوسرے کی تعداد خود بخود کم ہونا شروع ہو جائے گی۔ تاریخی

شواہد اس کے حق میں ہیں۔ مسلم لیگ کے بعض ممبر بجائے اس کے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شکر گذار ہوتے کہ آپ اتنی اعلےٰ اور شاندار تعلیم لائے بجائے اس کے کہ وہ صحابہ کی قدر کرتے کہ انہوں نے اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے دکھا دیا۔ وہ خود مسلمان کہلانے کے باوجود حیا اور ایمان سے اتنے دور ہو گئے کہ انہوں نے تقاضا کیا کہ اب کثرت ازدواج کو حکماً روکا جائے اگر اس قسم کی حکومت قائم ہو جاتی۔ تو معلوم نہیں وہ اسلام کے خلاف کیا کیا کرتی۔ عوام تو صرف نعرے لگاتے ہیں۔ ان کے سامنے کچھ بھی کہو۔ وہ زندہ باد کا نعرہ لگا دیں گے۔

ایک دفعہ ایک امریکن نمائندہ، ایشیا کے حالات معلوم کرنے کے لئے پاکستان آیا۔ وہ مجھ سے بھی ملنے آیا۔ وہ یہ دیکھنے آیا تھا کہ پاکستان میں اور ایشیاء کے دوسرے ممالک میں

کمیونزم کے پھیلنے کے امکانات

کس حد تک ہیں۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ پاکستان میں کمیونزم پنپ نہیں سکتا۔ میں نے کہا اگر تم نے یہ نتیجہ نکالا ہے تو تم اپنے ملک کے لوگوں کو گمراہ کرو گے۔ اس نے کہا۔ کیسے؟ پاکستان کے باشندوں کی اکثریت مسلمان ہے اور اسلام میں ایسے احکام پائے جاتے ہیں جو کمیونزم کو بڑھنے نہیں دیتے۔ میں نے کہا۔ تم صحیح تحقیقات نہیں کر سکے۔ کمیونسٹ جب بھی شرارت کرائیں گے یہاں کرائیں گے۔ اس نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہاں تو اکثر تعداد ایسے لوگوں کی پائی جاتی ہے جو مسلمان ہیں۔ اور مذہباً کمیونزم کے خلاف ہیں اور کمیونسٹ نہایت تھوڑی تعداد میں ہیں۔ میں نے کہا۔ آج دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں۔ جو دوسرے ملک کی مدد کے بغیر لڑائی جاری رکھ سکے۔ بھارت میں کمیونسٹ زیادہ ہیں۔ اور پاکستان میں کم۔

بھارت کے کمیونسٹ

پہلے پاکستان میں شرارت کرائیں گے تاکہ بوقت ضرورت ان کی مدد ہو سکے۔ لیکن اگر بھارت میں شرارت ہو۔ تو چونکہ پاکستان میں کمیونسٹ بہت کم تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بھارتی کمیونسٹوں کی مدد نہیں کر سکیں گے۔ پس اگر کوئی سیاسی تغیر واقع ہوا۔ تو پہلے یہاں ہوگا۔ پھر ہندوستان میں ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں اسلام کی تعلیم بے شک موجود ہے۔ لیکن اسلامی کہلانے والی جماعت ہی کمیونسٹ ہے۔ اس ملاقات سے پہلے یہ بات مشہور تھی کہ اسلامی جماعت کو کسی بیرونی ملک سے امداد ملتی ہے اور وہ بیرونی ملک امریکہ ہے مسلم لیگ کے ایک سکرٹری نے بھی مجھے بتایا کہ اسلامی جماعت کو امریکہ سے مدد آرہی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست نہیں۔ دینے والا بتاتا تو نہیں۔ لیکن اس امریکن کے سامنے جب میں نے یہ فقرہ کہا۔

کہ یہاں ایک اسلامی جماعت کہلانے والی بھی کمیونسٹ ہے۔ تو وہ بے ساختہ کہنے لگا۔ امریکہ میں تو ہم انہی کو اسلام کا سب سے بڑا نمائندہ سمجھتے ہیں۔ اس سے میں نے معلوم کر لیا۔ کہ اسلامی جماعت کے متعلق یہ شبہ ہے۔ کہ اُسے امریکہ سے مدد آ رہی ہے۔ یہ درست ہے اور اب تو تازہ اطلاع نے اس کی اور تصدیق کر دی ہے۔ ہمارے آدمیوں نے اعلان دی ہے کہ

اسلامی جماعت کا ایک وفد

جو چار آدمیوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ کا مخفی دورہ کر رہا ہے۔

بہرحال میں نے اس امریکن سے کہا۔ آپ نے حالات کا پوری طرح معائنہ نہیں کیا۔ کسی سے بعض باتیں سُن لی ہیں۔ اور انہی پر اعتبار کر لیا ہے۔ لیکن یہاں تو یہ حالت ہے۔ کہ اس بات کا سوال ہی نہیں۔ کہ اسلام میں کیا باتیں پائی جاتی ہیں ہمارا تو ملک نعروں پہ چل رہا ہے۔ مثلاً ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بلکہ کوئی شوشہ بھی منسوخ نہیں۔ اور آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس میں

قرآن کریم اور اسلام کی برتری

ہے لیکن دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کا ایک حصہ منسوخ ہے۔ اب تم کسی مُلاّ کو کسی سٹیج پہ کھڑا کر دو۔ اور وہ یہ کہے کہ دیکھو! یہ جماعت اس بات کو مانتی ہے۔ کہ قرآن کریم منسوخ نہیں۔ اُس کا ہر حصہ قابل عمل ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ اس کا ایک حصہ منسوخ ہے بولو۔ نعرۂ تکبیر۔ تو اس پر سب حاضرین اللہ اکبر کا نعرہ لگا دیں گے۔ اور یہ نہیں سوچیں گے کہ کہنے والا کیا کہہ رہا ہے۔ میں نے کہا۔ یہاں تو لوگ بھوکوں مرتے ہیں۔ ایک مولوی کی ماہوار آمد تین ڈالر سے بھی کم پڑتی ہے میں نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ ایک مولوی کی ماہوار آمد نو۹ روپے ہے۔ اب ایک نو روپے لینے والا جسے لوگ ملّاں سمجھتے ہیں۔ اور جس سے اپنے مُردے نہلواتے ہیں۔ اس کی مذہبی حالت کیا ہوگی۔ ایسے شخص کو جو بھی کچھ دے گا۔ وہ اُس کی ہاں میں ہاں ملا دے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک مولوی سے میرے

دوستانہ تعلقات

پیدا ہو گئے۔ ایک دن ایک شخص میرے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا۔ آپ فلاں مولوی کی اتنی عزت کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ اتنا بے ایمان ہے کہ اُس نے فلاں عورت کا نکاح ایک دوسرے مرد سے پڑھ دیا ہے۔ حالانکہ اُس کا پہلا خاوند موجود ہے۔ اور ابھی اُس نے اُسے طلاق نہیں دی۔ گویا نکاح پر نکاح پڑھ دیا ہے۔ میں نے کہا۔ میں یہ بات نہیں مان سکتا۔ شخص نے کہا۔ اگر آپ کو شبہ ہو کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ غلط ہے۔ تو آپ

مولوی صاحب سے پوچھ لیں۔ کہ آیا انہوں نے نکاح پر نکاح پڑھا ہے یا نہیں۔ میں نے یہ بات اپنے ذہن میں رکھی۔ کچھ دنوں کے بعد مولوی صاحب مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو میں نے انہیں کہا۔ میں نے آپ سے ایک بات کہنی ہے۔ کسی شخص نے آپ کے متعلق مجھ سے ایک بات بیان کی تھی۔ میں نے اس کی تردید تو کر دی تھی۔ اور کہا تھا۔ میں نہیں مانتا۔ لیکن اُس نے کہا تھا۔ آپ مولوی صاحب سے ہی پوچھ لیں۔ مجھے اعتبار تو نہیں کہ آپ نے ایسا کیا ہو۔ تاہم آپ سے ذکر کر دیتا ہوں اُس نے مجھ سے آکر کہا تھا۔ کہ آپ نے

ایک منکوحہ عورت کا نکاح

جس کا پہلا خاوند زندہ ہے۔ اور طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کسی دوسرے مرد سے پڑھ دیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ آپ فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں۔ آپ میری بات بھی سُن لیں۔ میں نے کہا۔ فرمائیے۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ آپ خود ہی انصاف کریں۔ کہ اُنہاں چِڑی جِڈا روپیہ کڈھ کے میرے متھے تے رکھ دتا۔ تے میں کی کردا۔ یعنی جب اُنہوں نے میرے سامنے ایک چڑیا کے برابر روپیہ رکھ دیا تو میں نکاح پڑھانے کے سوا اور کیا کر سکتا تھا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرمایا کرتے تھے میں نے اُسی دن سے اُس سے اپنے تعلقات منقطع کر لئے۔ اب جو مولوی اس حیثیت کے ہوں۔ اُنہیں قابو میں لانا کونسی مشکل بات ہے کمیونسٹ چند لوگ خرید لیں گے چاہے وہ اسلامی جماعت کے ہوں۔ یا کسی اور جماعت کے اور انہیں ہزار ہزار دو دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ دے دیں گے۔ اور وہ دوسرے مولویوں کو اپنے ساتھ ملا لیں گے۔ اگر انہوں نے مولویوں کو بلایا۔ اور انہوں نے دیکھا کہ

بڑے بڑے لوگ کمیونسٹوں میں شامل

ہیں۔ اور ان لوگوں نے انہیں اپنے ساتھ کرسیوں پر جگہ دے دی۔ تو وہ اسی میں خوش ہو جائیں گے۔ اگر وہ لوگ اس نو۹ روپے آمد والے مولوی سے یہ کہیں گے۔ کہ تم یہ تقریر کرو۔ کہ اسلام سے یہ ثابت ہے۔ کہ خدا کوئی نہیں تو وہ بڑی خوشی سے منبر پر آکر تقریر کر دیگا کہ خدا کوئی نہیں۔ فلاں شخص کہتا ہے۔ خدا ہے اور اُس کی یہ یہ صفات ہیں۔ لیکن یہ بات اسلام کے خلاف ہے۔ بولو نعرۂ تکبیر۔ اور جاہل عوام فوراً" اللہ اکبر کا نعرہ لگا دیں گے میں نے جب اُس امریکن سے یہ باتیں کیں۔ تو وہ سخت حیران ہوا۔ اور کہنے لگا۔ میں تو نہایت اطمینان سے جا رہا تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ پاکستان میں کمیونزم کے پھیلنے کا کوئی امکان نہیں۔ میں نے کہا آپ کا اندازہ غلط ہے۔ یہاں کمیونزم بآسانی پھیل سکتا ہے۔

اور سے چھیڑا ... جماعت اسلامی اور بعض ان کے تابع مولویوں نے ہے اور بھارت کے کمیونسٹوں نے ہندوستان سے پہلے یہاں بغاوت کروانی ہے۔

اس سلسلہ میں میں

ایک اور مولوی کا واقعہ

بھی بیان کر دیتا ہوں۔ ایک مولوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتا تھا۔ اور گو وہ احمدی نہیں تھا۔ مگر اُسے آپ سے عقیدت تھی۔ وہ ایک دفعہ آپ کو ملنے کے لئے آیا۔ اور اُس نے کہا۔ مجھے آپ سے ایک شکوہ ہے۔ آپ نے یہ کیا کیا۔ کہ وفات مسیح کا اعلان کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس میں غلطی کا کیا سوال ہے۔ خدا تعالیٰ کا حکم تھا۔ میں نے اُس کی تعمیل کر دی۔ اُس نے کہا۔ آپ نے یہ خیال نہیں کیا۔ کہ مولوی یہ بات سنیں گے تو آپ کی سخت مخالفت کریں گے۔ آپ نے پہلے انہیں قابو کر لینا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ کس طرح؟ اس نے کہا جب آپ نے وفات مسیح کا اعلان کرنا تھا۔ تو مولویوں کو ایک بہت بڑی دعوت دینی تھی۔ اور یہ دعوت بھی لاہور یا دلّی جیسے کسی شہر میں دینی تھی۔ اُس میں آپ اچھے اچھے کھانے پکواتے۔ اور ہر مولوی کو کچھ نہ کچھ نذرانہ دیتے۔ اور پھر اُن کے سامنے یہ مسئلہ رکھتے کہ

اسلام پر ایک بھاری مصیبت

آئی ہوئی ہے۔ عیسائی ترقی کر رہے ہیں۔ اور اسلام روز بروز تنزل میں جا رہا ہے۔ عیسائی اس تعلیم پر زور دیتے ہیں۔ کہ ہمارا مسیح زندہ ہے۔ اور آسمان پر بیٹھا ہے۔ اور تمہارا نبی زمین میں مدفون ہے۔ اور یہ صرف ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ تمہارا اپنا عقیدہ بھی یہی ہے۔ کہ مسیح دوبارہ آئے گا۔ مولویوں نے اس پر کہنا تھا کہ بات تو بڑی کٹھن ہے۔ آپ ہی کوئی تجویز بتائیں۔ کہ اس مشکل کو کس طرح دور کیا جائے۔ آپ کہتے۔ آپ لوگ علماء ہیں۔ آپ ہی اس بات پر غور کر کے کوئی فیصلہ کریں میں اس کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں۔ میری رائے تو یہی ہے۔ کہ ہمیں اس

غلط عقیدہ نے سخت نقصان پہنچایا

ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان وجود بھی وفات پا گیا۔ تو اور کوئی موت سے کس طرح بچ سکتا ہے۔ اس پر مولویوں نے کہنا تھا۔ کہ آپ بسم اللہ کریں۔ اور وفات مسیح کا اعلان کر دیں۔ جب آپ ان کے منہ سے یہ بات کہلوا لیتے۔ تو پھر دوسری بات یہ پیش کرتے۔ کہ اگر ہم نے یہ کہا۔ کہ مسیح مر گیا ہے۔ اور آسمان پر زندہ موجود نہیں۔ تو عیسائی کہیں گے۔ وہ

پھر کس نے دوبارہ آنا تھا۔ وہ کہاں سے آئے گا۔ آپ علماء ہیں۔ آپ بتائیں۔ کہ ہم اس اعتراض کا کیا جواب دیں گے۔ اس پر مولوی صاحبان پھر یہی کہنا تھا۔ کہ آپ ہی بتائیں۔ اس کا کیا جواب ہے۔ اس پر آپ پھر کہتے۔ کہ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ لوگ علماء ہیں جواب تو آپ ہی دے سکتے ہیں۔ اس پر علماء نے تنگ آکر خود ہی کہنا تھا۔ کہ پھر ہم کہہ دیں گے کہ وہ مسیح اسی اُمت سے آنا ہے۔ اس پر آپ کہتے۔ کہ اگر انہوں نے یہ کہا۔ کہ

آمد مسیح کی علامات

تو پوری ہو رہی ہیں۔ وہ مسیح کہاں ہے تو اس کا کیا جواب دیں۔ وہ پھر آپ سے کہتے کہ آپ جواب سمجھائیں۔ آپ پھر ان سے کہتے کہ نہیں یہ مقام آپ کا ہی ہے۔ کہ آپ جواب دیں۔ اس پر پھر وہ خود کہتے۔ کہ پھر آپ دعویٰ کر دیں۔ کہ میں ہی وہ مسیح ہوں۔ اس طرح بغیر مولویوں کو اشتعال دلانے کے آپ کا کام ہو جاتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرائے۔ اور فرمایا۔ اگر یہ انسانی منصوبہ ہوتا۔ تو میں ایسا ہی کرتا لیکن یہ تو

خدا تعالیٰ کا حکم

تھا۔ اس میں انسانی تدبیر کا کوئی دخل نہیں۔

پس حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک کی حالت جہالت کی وجہ سے اس حد تک گر چکی ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ کے نزدیک اسلام کی تعلیم یورپین طرز عمل کے سامنے قابل ندامت ہے ان کے نزدیک ضروری ہے۔ کہ مذہب کو یورپ کے طریق عمل کے مطابق بدل دیا جائے اور مسیحیت کی حکومت کو اسلام کے نام سے اس ملک میں قائم کیا جائے۔ گویا تعلیم یافتہ لوگ تو مغرب زدہ ہونے کی وجہ سے مغربیت کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے علماء ناسمجھی کی وجہ سے دین کو جہالت کی طرف لے جا رہے ہیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ

دو ملاّؤں میں مرغی حرام

ایک طرف تو مغرب زدہ لوگ ہیں۔ اور ایک طرف علماء ہیں۔ اور ان میں سے ایک یورپ کے طرز عمل کو ملک میں جاری کرنا چاہتا ہے۔ اور دوسرا نادانی اور جہالت کے طریق کو۔ اور اسلام بیچ میں خراب ہو رہا ہے۔

پس یہ بھی مشکلات باقی ہیں۔ اور جس خدا نے انہیں وقتی طور پر ٹالنے کے سامان مہیا کر دیئے ہیں وہ انہیں مستقل طور پر دور کرنے کے سامان بھی مہیا کر سکتا ہے ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ پاکستان کا ہر ایک آدمی آج ہی اپنی اصلاح کر لے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ پاکستان والے

ایسی تعلیموں پر زور نہ دیں۔ جن کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہوں۔ جن کی وجہ سے صحابہ کرام رضٰ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہوں۔ وہ اس قسم کے قانون نہ بنائیں۔ جن کی وجہ سے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو مجرم قرار دیں۔ آخر ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کس مجسٹریٹ سے اجازت لے کر ایک سے زیادہ شادیاں کی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضٰ نے کس مجسٹریٹ سے اجازت لے کر ایک سے زائد شادیاں کی تھیں۔ حضرت عمر رضٰ نے کس مجسٹریٹ سے اجازت لے کر ایک سے زائد شادیاں کی تھیں۔ حضرت عثمان رضٰ نے کس مجسٹریٹ سے اجازت لے کر ایک سے زائد شادیاں کی تھیں۔ حضرت حسن رضٰ نے کس مجسٹریٹ سے اجازت لے کر ایک سے زائد شادیاں کی تھیں۔ اسی طرح اور اولیاء اور صوفیاء جو امت میں گذرے ہیں۔ انہوں نے کس مجسٹریٹ سے اجازت لے کر ایک سے زیادہ شادیاں کی تھیں۔ ضرورت تو اس بات کی تھی۔ کہ اسلام کے اس قانون پر عمل کرنے کے سلسلہ میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ انہیں دور کیا جاتا۔ اور ایسے قوانین بنائے جاتے۔ کہ کوئی شخص اپنے عمل سے اسلامی احکام کو بدنام نہ کرسکتا۔ مثلاً جب ایک سے زائد شادیاں کی جاتی ہیں۔ تو اکثر یہ ہوتا ہے۔ کہ پہلی بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور دوسری بیوی کے ساتھ عیش منایا جاتا ہے۔ پہلی بیوی کے بچوں کی تعلیم کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ اور دوسری بیوی کے بچوں کو ہر قسم کی سہولتیں دی جاتی ہیں۔ ایسی مثالیں ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جو اپنے آپ کو

قوم کا لیڈر

سمجھتے ہیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو ایک مجلس قائم کی جائے۔ اس مجلس میں ہم ان لیڈروں کی مثالیں بیان کردیں گے پس ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ ایسا قانون بنایا جاتا۔ کہ اگر کوئی شخص اسلام کے احکام کے ماتحت ایک سے زیادہ شادیاں کرے گا۔ تو اسے اپنی سب بیویوں میں انصاف کرنا پڑے گا۔ اسے پہلی بیوی اور اس کے بچوں کو بھی دوسری بیوی اور اس کے بچوں کے برابر خرچ دینا پڑے گا۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرے گا۔ تو ہم اسے سزا دیں گے۔

اسی طرح اسلام میں

خلع کا قانون

ہے۔ لیکن ہوتا یہ ہے۔ کہ مرد جب چاہتا ہے۔ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے۔ لیکن عورت اگر چاہے۔ تو خلع نہیں کرا سکتی۔ ہم نے اس قانون کو اپنی جماعت میں جاری کیا ہے۔ لیکن ہمارے اندر اتنی طاقت نہیں۔ کہ ہم اس قانون کو سارے ملک میں جاری کرسکیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نفرت کرتی ہے۔ تو وہ اس سے الگ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ تعلقات زوجیت محبت پر مبنی ہوتے ہیں۔ اگر محبت نہیں رہی۔ تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہوجائے۔ اگر مرد کہتا ہے۔ کہ اس کی بیوی کے اس سے اچھے تعلقات نہیں۔ تو رشتہ داروں کا ایک بورڈ بیٹھے گا۔ اور وہ اس امر کی تحقیقات کرے گا۔ اگر اس کی بات درست ثابت ہوئی تو اسے کہا جائے گا۔ کہ تم اسے طلاق دے دو۔ اور اگر عورت کہتی ہے۔ کہ اس کے خاوند کے اس سے اچھے تعلقات نہیں۔ تو اس طرح کا ایک بورڈ عورت کے متعلق بیٹھے گا۔ جو معاملہ کی تحقیقات کرے گا۔ اور اگر واقعہ درست ثابت ہوا۔ تو عورت کو خلع کی درخواست قضاء میں پیش کرنے کی اجازت دی جائیگی۔

پس یہاں اس قسم کے قوانین بننے چاہیئے تھے کہ

اسلامی احکام کا ناجائز استعمال

نہ ہو۔ ہمارے ملک میں عام رواج ہے۔ کہ معمولی سے جھگڑے پر وہ اپنی بیوی کو کہہ دیتے تھے۔ تمہیں تین طلاق۔ تمہیں تین ہزار طلاق۔ تمہیں تین کروڑ طلاق۔ تمہیں تین ارب طلاق۔ یہی رواج حضرت عمر رضٰ کے زمانہ میں بھی عربوں میں ہوگیا۔ اب ملاں کہتا ہے۔ کہ مرد کے تین طلاق کہنے پر تین طلاق واقع ہوجاتی ہیں۔ حالانکہ اسلام نے اس بیوقوفی کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ اس طریق کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اسلام نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ جس طہر میں خاوند بیوی کے پاس نہ گیا ہو۔ اس طہر میں طلاق دی جائے۔ اگر یہ امر ثابت ہوجائے۔ کہ اس طہر میں وہ اپنی بیوی کے پاس گیا تھا۔ تو طلاق واقع نہیں ہوگی پھر

آج کل کا ملاں

کہتا ہے۔ کہ تین دفعہ یکدم طلاق دینے کے بعد عورت سے دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ اگر ایک عورت کو دس ہزار دفعہ بھی یکدم طلاق دے دی جائے۔ تو وہ ایک ہی طلاق شمار کی جائے گی۔ اور اس کے بعد عدت میں اسے رجوع کا اختیار حاصل ہوگا۔ اگر مرد اس عرصہ میں رجوع نہیں کرتا۔ اور عدت گزر جاتی ہے۔ تو عورت پر طلاق واقع ہوجائے گی۔ اور دوبارہ تعلق صرف نکاح سے ہی قائم ہوسکے گا۔ لیکن اگر نکاح کے بعد مرد پھر کسی وقت عورت کو طلاق دے دیتا ہے۔ اور عدت میں رجوع نہیں کرتا۔ تو یہ دوسری طلاق ہوگی۔ اس کے بعد بھی نکاح کے ذریعہ مرد و عورت میں تعلق قائم ہوسکتا ہے۔ لیکن ان دو نکاحوں کے بعد اگر پھر وہ کسی وقت غصہ میں طلاق دے دیتا ہے۔ اور عدت میں رجوع بھی نہیں کرتا۔ تو اس کے بعد اسے اپنی بیوی سے نکاح کی اجازت نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اور نکاح مکمل نہ کرے۔ اور درحقیقت اس قسم کی

دو طلاقوں کے بعد

کوئی پاگل ہی ہوگا۔ جو تیسری طلاق دے۔ اور اگر وہ دیتا ہے۔ اور پھر عرصہ عدت میں رجوع بھی نہیں کرتا۔ تو شریعت اس عورت کے ساتھ اسے نکاح کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن آج کل کے ملاّ منہ سے تین طلاق کہہ دینے پر ہی اس عورت کو مرد پر حرام کر دیتے ہیں۔ اور دوبارہ نکاح کو ناجائز قرار دے دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضٰ کے زمانہ میں اس قسم کے واقعات کثرت سے ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بیک وقت ایک سے زیادہ طلاقیں دے گا۔ تو میں سزا کے طور پر اس کی بیوی کو اس پر ناجائز قرار دے دوں گا۔ جب آپ پر یہ سوال ہوا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا حکم نہیں دیا۔ پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ منشاء تھا۔ کہ اس قسم کی طلاقیں رک جائیں۔ چونکہ تم اس قسم کی طلاق دینے سے رکتے نہیں۔ اس لئے میں بطور سزا اس قسم کی طلاق کو جائز قرار دے دوں گا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اور آپ کا ایسا کرنا ایک

وقتی مصلحت کے ماتحت

تھا۔ اور صرف سزا کے طور پر تھا۔ مستقل حکم کے طور پر نہیں تھا۔

غرض مسلم لیگ پر بہت بڑی ذمہ داری تھی۔ اسے چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس قسم کے قوانین کی طرف دستور ساز اسمبلی کو توجہ دلاتی جن کے ذریعہ اسلامی احکام پر عمل کرایا جاتا۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ لوگوں کی غلطیوں کی اصلاح کرتی اس نے

شریعت کے احکام میں اصلاح

کرنی شروع کردی۔ اور یہ فیصلہ کردیا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نعوذ باللہ مجرم ہیں۔ یہ کتنی افسوسناک اور شرمناک بات ہے۔ ایسی اسلامی حکومت پر ایک سچا مسلمان کس طرح ناز کرسکتا ہے۔ اگر پاکستان میں اسی قسم کی اسلامی حکومت بننی ہے۔ جس نے اسلامی احکام کو رد کرنا ہے۔ اور انہیں ناجائز قرار دینا ہے۔ تو ہم یہ تو نہیں کہیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسی حکومت کو بدل دے۔ خدا تعالیٰ نے اس ملک میں دو سو سال کے بعد مسلمانوں کو آزادی بخشی ہے۔ اس کے کھوئے جانے کی ہم کبھی خواہش نہیں کرسکتے۔ لیکن یہ ضرور کہیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ اس قسم کے مسلمانوں کو عقلیں بخشے۔ اور ملک کو ان کے فتنہ سے بچائے۔ بہرحال چونکہ ابھی خدشات باقی ہیں۔ اس لئے تم دعاؤں میں لگے رہو۔ تا خدا تعالیٰ اسلام کو اس قسم کے دشمنوں سے محفوظ رکھے۔ اور ایسے لوگوں کو حکومت نہ دے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضٰ کی مذمت کرنے والے اور ان پر گند اچھالنے والے ہوں۔

مرکز میں علمی استفادہ کا عمدہ موقعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے پیشِ نظر کہ جماعتی کاموں کو تیز کیا جائے۔ نظارت تعلیم و تربیت نے صدر انجمن کے سامنے تجویز رکھی تھی۔ کہ ہر سال ایک معقول تعداد میں سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت کو مرکز میں منگوا کر دینی تربیت دی جائے۔ دینی نصاب پڑھائے جائیں۔ یاد کرائے جائیں اور نوٹ کرائے جائیں۔ جو اپنی اپنی جماعتوں کو واپسی پر جا کر سنبھال سکیں۔ اور دینی باتیں سکھا سکیں۔ ان کے کھانے اور رہائش کی ذمہ داری مرکز پر ہو۔ صدر انجمن نے زیر ریزولیوشن ۹۵/۱۰ مورخہ ۵ ... سال رواں میں تجربہ کے طور پر چھ جماعتوں سے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کے بلانے کی منظوری دی ہے۔ اس منظوری کے پیش نظر نظارت ہذا اعلان کرتی ہے۔ کہ جو جماعتیں اس انتظام سے پہلے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں۔ وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ نیز لکھیں کہ سال رواں جو اپریل ۱۹۵۵ء تک چلتا ہے۔ میں سے کونسا مہینہ اس علمی استفادہ کے لئے موزوں ہوگا۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

تبلیغی رپورٹوں کے متعلق ضروری اعلان

آج نومبر کی ۵ تاریخ ہے۔ اور ابھی تک اکثر جماعتوں کی طرف سے ماہ ستمبر کی رپورٹیں بھی موصول نہیں ہوئیں۔ یہ امر دفتر ہذا کے لئے تکلیف دہ ہے۔ جملہ امراء و صدر صاحبان کرام متوجہ ہوں اور ماہ ستمبر کی رپورٹیں جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ اسی طرح ماہ اکتوبر کی رپورٹیں بھی پندرہ نومبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی لازمی ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر مطالعہ کرے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

امریکہ کی طرف سے پاکستان تھائی لینڈ اور آسٹریلیا کی مشترک قرارداد کی پرزور حمایت

118

نیویارک ۴ نومبر۔ پاکستان کے نمائندے مسٹر وقار احمد ہمدانی نے جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی میں اسمبلی کی "مصالحت کمیٹی" کے کام کی تعریف کی جو پچھلے سال رکنیت کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی ——— انہوں نے کہا کہ پاکستان نے آسٹریلیا اور تھائی لینڈ کے ساتھ ملکر لاؤس اور کمبوڈیا کو رکن بنانے کی جو قرارداد پیش کی ہے۔ پاکستان اس پر علیحدہ رائے شماری کرانا چاہتا ہے

مسٹر ہمدانی نے کہا کہ پاکستان کو امید ہے کہ اس طرح تعطل دور ہو جائے گا۔ اور دوسرے ملکوں کے داخلے کا راستہ صاف ہو جائیگا

مسٹر ہمدانی نے جنیوا کانفرنس کے بعد شائع شدہ اعلان کی نشاندہی کرائی۔ اور کمبوڈیا اور لاؤس کی خود مختارانہ حیثیت کی وضاحت کی۔

امریکی نمائندے مسٹر واڈ ذوورتھ نے لاؤس اور کمبوڈیا کو فوراً اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے لئے پاکستان آسٹریلیا اور تھائی لینڈ کی قرارداد کی پرزور حمایت کی۔

لاؤس اور کمبوڈیا کی اور ان دوسرے بارہ ملکوں کی درخواست رکنیت کے خلاف جو اقوام متحدہ کے میثاق کے مطابق رکن بننے کے پوری طرح اہل ہیں سوویٹ یونین حق استرداد استعمال کر چکا ہے

لونڈ خور کیخلاف مقدمات واپس لے لئے جائینگے

لاہور ۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشہور سرحدی راہنما خان غلام محمد خان لونڈ خور کے خلاف زیر سماعت تمام مقدمات واپس لے لئے جائیں گے۔ لاہور اور پشاور کے سیاسی حلقے اس کی وجہ مرکز اور صوبائی حکومتوں کا نیا سیاسی طریق فکر قرار دے رہے ہیں۔

ہزاری باغ کی ایک قدیم مسجد کو مسمار کر دیا گیا

ہندوستان کا مشہور اخبار الجمعیۃ رقمطراز ہے کہ ہزاری باغ مارواڑی موٹر کمپنی کے کمپاؤنڈ میں ایک مسجد زمانہ قدیم سے ہے۔ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کو چپ چپاتے مسجد مذکور منہدم کر دی گئی۔ مسلمان شہر کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو ۲۶ر اکتوبر کی صبح کو ساتھ سٹر کی تعداد میں تھانہ سے افیسر انچارج انسپکٹر پولیس اور سپاہیوں کو ساتھ لے کر محل وقوع پر پہونچے اور دیکھا کہ مسجد منہدم پڑی ہے آفیسر انچارج اور انسپکٹر پولیس نے بچشم خود منہدم شدہ مسجد کو دیکھا اور ملبہ سے کھنتی (وہ کا ایک اوزار جس سے عمارت گرانے کا کام لیا جاتا ہے) وغیرہ برآمد کی اور تازہ انہدام کی تمام علامات کا معائنہ کیا۔ آفیسر انچارج نے مارواڑی موٹر کمپنی کے دربان کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا کہ مسجد اس حالت کو کس طرح پہنچی اس نے بیان کیا کہ کل اور مقامی موٹر کمپنی کے مالک نے کھڑے ہو کر اپنے نوکروں سے مسجد گروائی ہے پولیس نے اس کا بیان قلمبند کر لیا اور متعلقہ اوزار وغیرہ اپنی تحویل میں لے لئے اور وہاں پر موجودہ مسلمانان کو حکم دیا کہ آپ لوگ دو دو کر کے خاموشی اور امن کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا مسجد کے انہدام کی خبر آگ کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی۔ مذہبی جذبات بری طرح مجروح پائے جاتے ہیں۔ پھر بھی مسلمان ہر طرح پر امن ہیں۔

بنگال عوامی لیگ اور کرشک سرمک پارٹی میں شدید اختلافات

ڈھاکہ ۔ ۴ر نومبر۔ مسٹر فضل الحق کے سیاست میں عملی حصہ لینے کے اعلان کے بعد متحدہ محاذ کی عوامی لیگ اور کرشک سرمک پارٹی میں اختلافات کی خلیج روز بروز وسیع ہوتی جارہی ہے۔ مسٹر فضل الحق کی قیادت کے سوال پر خود ان کی اپنی کرشک سرمک پارٹی میں بھی پھوٹ پڑ گئی ہے۔ دستور یہ کو توڑنے اور نئی کابینہ کی تشکیل کے بعد مشرقی بنگال کے تمام سیاسی حلقوں میں طمانیت پائی جارہی ہے۔ اور اب صوبہ کی مضبوط ترین جماعت متحدہ محاذ کے راہنماؤں کو یہ قوی امید ہے کہ صوبہ میں جلد ہی گورنر راج ہٹا کر یہاں پارلیمانی زندگی بحال کر دی جائے گی۔

اقوام متحدہ کی اجتماعی اقدام کی کمیٹی کو برقرار رکھنے کا فیصلہ

نیویارک ۴ر نومبر۔ جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی نے کثرت رائے سے ایک تجویز منظور کی جس کا مقصد جنرل اسمبلی کی اجتماعی اقدام کمیٹی کو جاری رکھنا ہے۔ تجویز کے حق میں پچاس اور اس کے خلاف ۵ ووٹ آئے۔ یہ پانچ کے پانچ ووٹ روسی بلاک کے تھے

ہندوستان اور انڈونیشیا غیر جانبدار رہے رائے شماری سے پہلے عراق مصر اور شام نے کمیٹی کو برقرار رکھنے کی پرزور الفاظ میں حمایت کی۔ سیاسی کمیٹی نے اجتماعی اقدام کمیٹی کی ایک رپورٹ بھی منظور کی جس میں جارحیت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تین اصول پیش کئے گئے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں :-

۱۔ آئندہ کے اجتماعی اقدامات میں زیادہ سے زیادہ رکن ممالک کی [illegible] فوری شرکت کی اہمیت۔

۲۔ ہر ملک کے حصہ خاص کر انسانی قوت کی شکل میں امداد کی اہمیت۔

۳۔ اس امر کا اعادہ کہ علاقائی سلامتی کے نظام کے ساتھ اجتماعی سلامتی سے متعلق اقوام متحدہ کے عام سلامتی کے نظام کا تعلق۔

مسز روزویلٹ

ہندوستان میں امریکی سفیر بنائی جائیں گی

نیویارک ۴ر نومبر مسز ایلینور روزویلٹ کو ہندوستان میں سفیر مقرر کرنے کے بارے میں یہاں قیاس آرائی جاری ہے۔ اگر امریکہ کے انتخابات میں ڈیموکریٹ پارٹی کو کامیابی ہوئی تو ان کے سفیر بننے کا امکان بڑھ جائے گا۔

نسلی امتیاز کے خلاف

ہندوستانیوں کی ہڑتال

سالبری ۴ر نومبر۔ آج جنوبی روڈیشیا شمالی روڈیشیا اور نیاسا لینڈ کے وفاق کے ہندوستانیوں نے جنوبی روڈیشیا کے نئے قانون کے خلاف بطور احتجاج کالے بلے لگائے۔ اور دکانیں بند رکھیں۔ اس نئے قانون کا مقصد [illegible]نوں ریاستوں میں ہندوستانیوں اور کچھ [illegible]سرے لوگوں کی آزادانہ آمد و رفت کو روکنا [illegible] سالسبری ایشین ایسوسی ایشن نے مختلف [illegible]ت پر جلسے کئے۔ جن میں نسلی اختلافات ختم ہونے کی دعائیں مانگیں گئیں۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کرینگے۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی مساعی

مکرم عبد الرشید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ مطلع فرماتے ہیں کہ :-

مورخہ ۱۰-۱۶ اکتوبر کو سوا آٹھ بجے اکیس خدام کا وفد زیر قیادت صوفی محمد احمد قمر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مسجد مبارک سے ٹوکریاں - کدالیں - بیلچے وغیرہ اپنے ہمراہ اٹھائے ہوئے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ گلکے والی پہنچا - ہمارے ساتھ شاہد عبد الکریم خان صاحب مبلغ جو سیالکوٹ ضلع کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تشریف لے گئے تھے - گاؤں میں داخل ہونے سے قبل شاہد صاحب نے دعا کرائی تھوڑے سے ہی فاصلہ پر وہ مکان بھی تھا - جس جگہ اس وقت خدمت خلق کا کام کرنا تھا - خدام نے کافی فاصلہ سے مٹی کھود کر اس مکان تک پہنچائی - تمام خدام گرمی میں ہی کام بخوشی کرتے رہے - جس وقت ضرورت کے مطابق مٹی پوری ہو گئی - اس وقت کام کو بند کیا گیا - شاہد صاحب بھی برابر ہمارے ساتھ کام کرتے رہے جس کا ہمارے نوجوانوں پر بھی اچھا اثر پڑا -

واپسی میں مکان کے اندر سے مٹی کے بڑے بڑے ڈلے نکالے تاکہ اس مٹی سے گارا بنایا جا سکے - ایک بجے سے زیادہ وقت ہو چکا تھا - ادھر کام بھی ختم ہو گیا تھا اس لئے کام کو بند کر کے شہر کو روانہ ہوتے پہلے مولوی صاحب نے عہد دہرایا - اس کے بعد دعا کرائی - خدام اپنا سامان واپس اٹھائے ہوئے شہر کو آئے - جامع مسجد احمدیہ میں مولوی صاحب نے ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھائی - نماز کے بعد مولوی صاحب نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا - کہ جب تک حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو ادا نہیں کیا جائیگا اس وقت تک عبادت صحیح طور پر بجا نہیں لائی جا سکتی - ہمارے نوجوانوں کو خدمت خلق کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت وقف کرنا چاہیئے - بعد میں مجلس کی طرف سے معتمد صاحب نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا -

وزیر اعلیٰ پنجاب کی پریس کانفرنس

لاہور ۴ نومبر - وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون کل صبح ساڑھے دس بجے سول سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے -

ہندوستان کے ہائی کمشنر لاہور آ رہے ہیں

لاہور ۴ نومبر - ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر موہن سنگھ مہتہ منگل کو لاہور پہنچ رہے ہیں - وہ یہاں تین دن قیام کریں گے -

درسی کتب کے متعلق اخباری خبر کی تردید

لاہور ۴ نومبر - پنجاب کے محکمہ تعلیم نے بعض اخبارات کی اس خبر کی تردید کی ہے کہ محکمہ نے درسی کتابوں کی اشاعت ملتوی کر دی ہے - محکمہ تعلیم کے اعلان میں اس اطلاع کو غلط بتایا گیا ہے - اور کہا گیا ہے کہ محکمہ جو کتابیں پیش کر رہا ہے - وہ آخری مرحلہ میں ہیں - اور ان کی چھپائی کی جا رہی ہے - اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے - کہ محکمہ تعلیم کو تیس سے زائد مصنفوں اور پبلشروں کی طرف سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں - کہ وہ اپنی کتابیں منظوری کے لئے پیش کر رہے ہیں - کتابیں پیش کرنے کی آخری تاریخ دس نومبر ہے -

جن سنگھ کے صدر نے استعفا دیدیا

نئی دہلی ۴ نومبر - آل انڈیا جن سنگھ کے صدر پنڈت آنند رام شرما نے جن سنگھ پر راشٹریہ کے کارکنوں کے غلبہ کے خلاف بطور احتجاج استعفا دے دیا ہے - قبل ازیں جن سنگھ کے متعدد ممتاز رہنما بھی اسی بنیاد پر جن سنگھ سے مستعفی ہو چکے ہیں - مزید ممتاز رہنماؤں کے مستعفی ہونے کی توقع ہے -

---

ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

محمد اکرم صاحب برادر قریشی عبد العزیز صاحب ربوہ پنجاب یونیورسٹی سے بی - ڈی ایس - سی کے فرسٹ پروفیشنل امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اول رہے ہیں - پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر میاں افضل حسین صاحب نے ایک مکتوب کے ذریعہ انکی نمایاں کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ ان کا مستقبل شاندار ہوگا نیز انہیں یقین دلایا ہے کہ یونیورسٹی ان کی آئندہ کامیابیوں اور ترقی پر پوری نظر رکھے گی اللہ تعالیٰ انہیں یہ کامیابی مبارک کرے - اور مزید ترقیات سے نوازکر انہیں ملک قوم اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے - آمین

رانا عبد الحمید کو پنجاب کی وزارت میں شامل کر لیا گیا

لاہور ۴ نومبر - ملک فیروز خان نون وزیر اعلیٰ پنجاب کی صدارت میں پنجاب کابینہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا - جو تقریباً دو گھنٹے جاری رہا - اس اجلاس میں پنجاب کی موجودہ سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا گیا - اور اس کے علاوہ اور بہت سے انتظامی امور زیر بحث آئے -

پنجاب کابینہ کا ایک اور اجلاس کل صبح منعقد ہو رہا ہے - جس میں فیصلہ کیا جائیگا - کہ مرکزی کابینہ میں پنجاب کی طرف سے کون سے دو افراد کو بھیجا جائے - وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی پنجاب کابینہ کے اس فیصلہ کے پابند نہ ہوں گے - کہ وہ کابینہ کے تجویز کردہ افراد کو مرکزی کابینہ میں لیں - مزید معلوم ہوا ہے - کہ وزیر اعظم پاکستان نے ملک فیروز خان نون سے کراچی میں اس کے متعلق مشورہ کیا ہے - کہ پنجاب کی طرف سے کن اشخاص کو مرکزی کابینہ میں لیا جائے اور ملک فیروز خان کل صبح اپنی کابینہ سے مشورہ لیں گے - کابینہ سے مشورہ لینے کے بعد ملک فیروز خان نون جمعہ کی صبح کو لاہور کے اخبار نویسوں کے سامنے تمام صورت حالات پیش کر دیں گے -

آج شام کو سات بجے گورنمنٹ ہاؤس میں رانا عبد الحمید نے پنجاب کابینہ کے ایک رکن کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا - انہیں پنجاب کا وزیر ترقیات مقرر کیا گیا ہے - اس موقع پر وزیر اعلیٰ اور دیگر وزراء بھی موجود تھے -

لاہور کے سیاسی حلقوں میں رانا عبد الحمید کی تقرری کے بعد یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے - کہ کابینہ میں جن اشخاص کو لیا جائے گا - انہیں ان کی انتظامی قابلیت پر لیا جائے گا - اور ان کے سیاسی اقتدار و شہرت کو نظر انداز کر دیا جائیگا

شادی کی دو تقاریب

مورخہ ۲ نومبر ۵۴ء کو میرے بھتیجے بشیر احمد (کارکن دفتر الفضل) ولد اللہ رکھا صاحب مریم کی شادی عزیزہ بیگم بنت سائیں محمد صاحب کے ساتھ ہوئی - نکاح سید بہاول شاہ صاحب پریذیڈنٹ حلقہ سول لائنز لاہور نے پندرہ سو روپیہ حق مہر پر پڑھا -

نیز اسی روز میرے دوسرے بھتیجے سراج دین ولد سائیں محمد کی دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا - عزیز سراج دین کی شادی یکم نومبر ۵۴ء کو مختار بیگم بنت خیر دین کے ساتھ ہوئی تھی -

ان ہر دو تقاریب میں بعض احباب جماعت نے ازراہ ذرہ نوازی شرکت فرما کر اپنی دعاؤں سے نوازا - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کیلئے بابرکت کرے اور ان پر فضل نازل فرمائے آمین

خاکسار امیر الدین - سیمنٹ بلڈنگ نزد دو تن باغ لاہور

ایران کے ولیعہد کا مسئلہ!

تہران ۴ نومبر - پولیس آج اس شخص کی شناخت کرانے کی کوشش کر رہی ہے - جس کی لاش شہنشاہ ایران کے بھائی اور ولیعہد شہزادہ علی رضا کی لاش کے ساتھ ملی تھی

شہزادہ علی رضا کے سرخ چار نشستی ذاتی طیارہ کی تباہی کی خبر ایک دیہاتی سے ملنے کے بعد ان کی لاش ایک خچر پر لاد کر پہاڑ سے نیچے لائی گئی تھی -

ولی عہد کی موت سے ایران کے وراثت تخت و تاج کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے - ان کے پانچوں سوتیلے بھائیوں میں سے کوئی بھی ولی عہدی کے منصب کا حقدار نہیں ہے - کیونکہ وہ قاچار گھرانے کی ماں کے بطن سے ہیں - اور ایرانی دستور کی رو سے قاچار گھرانے سے تعلق رکھنے والے افراد تخت و تاج سے محروم قرار دیئے جا چکے ہیں -

الاخوان المسلمون سے تعلق رکھنے والے دہشت پسندوں کی تلاش!

قاہرہ ۴ نومبر - الاخوان المسلمون کے دو دہشت پسندوں میں ایک سابق فوجی افسر اور دوسرا اسماعیلیہ فرقہ کا سوداگر ہے ان دونوں کا تعلق الاخوان المسلمون کی خفیہ جماعت سے ہے -

ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے - کہ مصری سوداگر کی تلاش کے لئے انعام مقرر کر دیا گیا ہے جو شخص یا جماعت اس کا پتہ بتائے گی - اس کو وعدہ کے مطابق انعام دیا جائے گا میجر صالح سلیم نے بتایا ہے - کہ دوسرا دہشت پسند سابق لفٹیننٹ کرنل ہے جس کا نام عبد الرؤف ہے - جو الاخوان کی خفیہ جماعت کا لیڈر رہا ہے - یاد رہے - الاخوان المسلمون کے مرشد عام حسن الہضیبی کے خلاف خاص فوجی عدالت میں مقدمہ جاری ہے - ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے وزیر اعظم ناصر کو قتل کرانے کی کوشش کی -

— پشاور ۴ نومبر - پاکستان کی مرکز کے نئے وزیر ڈاکٹر خانصاحب کل کراچی سے پشاور جائیں گے -